رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۰

مسٹر جناح لاہور سے کامیاب گئے یا ناکام

مسٹر جناح یہ معلوم کر لینے کے بعد کہ پنجاب میں ان کی دال نہیں گل سکتی۔ لاہور سے کشمیر روانہ ہو گئے ہیں۔ "ترجمان احرار" "مجاہد" نے جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ ان کی روانگی کے وقت "اسٹیشن پر احرار کارکنوں کا اجتماع" تھا۔ جن میں سوائے نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ کے جو آداب مہمان نوازی کی سرانجام دہی کے لئے آ گئے۔ چند ایک غیر شامل تھے۔ وہاں یہ بھی ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ "مسٹر جناح کو امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی ہے" اس قدر بڑھ کر کہ ایک طرف تو ایوان حکومت میں تہلکہ مچ گیا۔ اور اس نے بالفاظ "مجاہد" (۷ مئی) "احرار اور مسٹر جناح کے تعاون سے خائف ہو کر اپنی تمام پولیٹیکل پالیسی بدل لی ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہو گیا ہے۔ کہ احرار اور مسٹر جناح پنجاب کی صورت حال کو بدل دینے میں کامیاب ہو جائیں گے" اور دوسری طرف اس خوف سے سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی تتر بتر ہو گئی ہے۔ چنانچہ "آزاد خیال مسلمانوں کی طرف سے مسٹر جناح کی پارٹی میں شمولیت کا عنقریب اعلان ہو جائے گا۔ میاں سر فضل حسین کی پارٹی کے بہت سے ممبر مستعفی ہو کر مسٹر جناح کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد یا تو میاں سر فضل حسین پنجاب گورنمنٹ میں خود آنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ کونسل میں بطور وزیر تعلیم آ کر اپنی جماعت کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ یا میدان کو سر سکندر حیات خان کے لئے چھوڑ جائیں گے"۔

لیکن احرار کی یہ شورا شوری بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مسٹر جناح کو اپنے مشن میں قطعاً کامیابی نہیں ہوئی۔ اور مسلمانان پنجاب کے ہوشمند اور دور اندیش لیڈروں نے آئندہ انتخابات کے متعلق ان کے پروگرام کو قطعاً کوئی وقعت نہیں دی۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ سوائے "مجاہد" اور ہندو اخبارات کے کسی مسلمان اخبار کو مسٹر جناح کی امید سے بڑھی ہوئی کامیابی نظر نہیں آتی۔ اور کسی قابل ذکر مسلمان لیڈر نے ان کو الوداع کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ صرف احرار کو سٹیشن پر اپنے ان کارکنوں کا اجتماع کرنا پڑا۔ جن میں سب سے سرکردہ آلو مہار کی خانقاہ کا مجاور حفیظ الحسن اور پولیس کے بیس لسٹان عہدہ تھانیداری پر فائز رہنے والا افضل حق تھے۔ جو شخص اپنے آپ کو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کا لیڈر سمجھتا ہو۔ جو اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتا ہو۔ کہ کسی مسلمان کو اس کا ٹکٹ حاصل کئے بغیر انتخاب کے لئے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جسے پنجاب میں امید سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہو چکی ہو۔ کیا اس کے اعزاز اور احترام کی یہی شان ہونی چاہیئے کہ اسے الوداع کہنے کے لئے چند آوارہ منش احرار جمع ہو سکیں۔ یہ احرار کے لئے بے شک کامیابی ہے۔ کہ جنہیں کوئی مونہہ لگانے کے لئے تیار نہیں۔ انہیں مسٹر جناح کا سہارا مل گیا۔ لیکن یہ مسٹر جناح کی کھلی ہوئی ناکامی ہے کہ مسلمانان پنجاب کے راندے ہوئے احرار کے سوا ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

معاصر "سیاست" کا تو یہ اندازہ ہے کہ "احرار جو تدبر سے خالی ہیں۔ اور جن کے سر

کدو سر بزرگ است و بے مغز نیز

کے مصداق ہیں۔ جناح کے ایسے جادو بیان سیاسی ساحر کے دام میں آ کر جو فیصلہ کر چکے ہیں۔ اب اس پر از سر نو غور کر رہے ہیں اور اگر انہوں نے مجلس اتحاد ملت کے خوف سے مسٹر جناح سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ تو کم از کم مجھے کوئی تعجب نہ ہو گا"۔

اس سے مسٹر جناح کی کامیابی اور احرار کی اچھل کود کا سارا پول کھل جاتا ہے لیکن پنجاب میں مسٹر جناح کی پالیسی کے سب سے بڑے حامی اخبار "احسان" کو اس طرح ماتم گسار ہونا پڑا ہے۔ کہ "ہماری ترقی خواہ اور حریت پسند جماعتوں کے راہنماؤں سے اشتراک عمل کی تمام صلاحیتیں سلب ہو چکی ہیں اور ایسے گھناؤنے امراض نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ کہ جن کی تشخیص مسٹر جناح ایسے مسیح سیاسی سے بھی نہ ہو سکی۔ چہ جائیکہ ان کا علاج کیا جا سکتا"۔ "احسان" جسے چاہے ہدف طعن بنائے۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ مسٹر جناح کی ناکامی کا اس نے کھلے الفاظ میں اعتراف کر لیا ہے۔ اور وہی سہی کسر حسب ذیل سطور میں نکال دی ہے:۔

"مسلم لیگ اور مجلس احرار کے مابین عرصے سے اتحاد کی گفتگوئیں ہو رہی ہیں۔ ہم روز خبریں سن رہے ہیں۔ کہ لیجیئے ان دونوں مجلسوں نے متحد ہو کر اتحاد پارٹی کو نیچا دکھانے کا عزم کر لیا۔ لیکن سچ پوچھیئے۔ تو ہمیں اتحاد کی یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ شیرازی حکیم کہہ گیا ہے کہ "دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند" مسٹر جینا تو خیر ملک کے مسلمہ لیڈر ٹھہرے۔ لیکن کچھ عرصے سے مولانا حبیب الرحمٰن سلمہ المنان کو بھی یہی سودا ہوا ہے آپ ہی انصاف کیجیئے۔ کہ ان دونوں میں کب تک نباہ ہوتا رہے گا۔

اگر مسلم لیگ اور مجلس احرار میں اتحاد ہو جاتا تو ہمیں یقیناً مسرت ہوتی۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ مولانا حبیب الرحمٰن بات بات پر کہیں گے "میں کہتا ہوں تم سے میں کہتا ہوں" اور مسٹر جینا کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ کہ "میں کہتا ہوں" سے تنگ آ کر "تو استغفر اللہ" کا ورد شروع کر دیں۔ سید انشاء نے اسی قسم کے "اتحاد" کے متعلق کہا ہے۔ رات وہ بولے مجھ سے ہنس کر جا سیاں کچھ نہیں تو ہے میں ہوں ہنسوڑ اور تو ہے منقطع میرا تیرا میل نہیں"

یہ ہے مسٹر جناح کی کامیابی جس پر احرار پھولے نہیں سماتے۔

[illegible]

۱۱ مئی کے روزہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

قادیان ۸ رمئی۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ میں ان کذب بیانیوں اور افترا پردازیوں کا ذکر کرتے ہوئے جو احرار اور منافقین کی طرف سے ایک عرصہ سے کی جا رہی ہیں ارشاد فرمایا کہ اس ہفتہ کا دوشنبہ آخری روزہ ہوگا تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک طرف تو بیرونی دشمنوں کے جھوٹوں اور کذب بیانیوں کو دیکھتے ہوئے اور دوسری طرف منافقین کی قبیح حرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے پیر کے دن روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرے۔ کہ وہ دشمنوں کے حملوں سے جماعت کو محفوظ رکھے۔ اور دونوں قسم کے دشمنوں کو یا تو ہدایت دے کر ہمارا بھائی بنا دے۔ یا تباہ و برباد کرکے ہمارے رستہ سے ہٹا دے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے حضور نہایت عاجزانہ اور تضرعانہ طور پر دعائیں کی جائیں۔ اور دعا کے پہلو کو ہمیشہ بددعا کے پہلو پر غالب رکھا جائے۔ یعنی یہ التجا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ اور اگر ہدایت کا قبول کرنا ان کے لئے مقدر نہیں۔ تو خدا تعالےٰ انہیں تباہ کرے۔ تا احمدیت کا بول بالا ہو۔ اور شیطان کا منہ کالا ہو۔

حضور کے اس ارشاد کے مطابق تمام جماعت کے افراد کو چاہیئے۔ کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ۱۱ رمئی بروز سوموار روزہ رکھیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کیلئے دعائیں کریں۔

الفضل کی ترقی اشاعت کے لئے جد و جہد

جیسا کہ بعض گذشتہ پرچوں میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ الفضل کے خریدار بنانے کے لئے مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ انہوں نے الفضل کے نمائندہ کی حیثیت سے صوبہ سرحد میں نہایت مستعدی اور محنت سے کام شروع کر دیا ہے وہ عزم رکھتے ہیں۔ کہ ایک سال میں کم از کم ایک ہزار خریدار بنائیں۔ جس سرگرمی سے انہوں نے کام شروع کیا ہے۔ اس کے لحاظ سے کوئی بڑی بات نہیں۔ احباب جماعت بالعموم اور عہدیداران بالخصوص ان کی ہر طرح امداد کرکے شکریہ کا موقع دیں۔ مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل مبلغ سرحد ان مساعی کیلئے جو وہ الفضل کے نمائندہ کی کامیابی کیلئے کر رہے ہیں ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر

وی پی ضرور وصول کئے جائیں

جن خریداروں کی قیمت ختم ہے۔ ان کے اسماء گرامی نمبر ۲۵۴ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ان سب کے نام اگلا پرچہ وی۔ پی کیا جا رہا ہے۔ جن دوستوں نے وی۔ پی رکوانے کے لئے کوئی اطلاع یا قیمت اخبار نہیں بھیجی۔ ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وی پی وصول کریں۔ بعض دوست غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور مقررہ میعاد یعنی ایک ہفتہ کے بعد وی۔ پی واپس آ جاتا ہے۔ اس سے دفتر کا مالی نقصان الگ ہوتا ہے۔ اور خریداروں کو اخبار بند ہو جانے سے علیحدہ پریشانی ہوتی ہے۔ اس لئے دوست احتیاط کے ساتھ وی۔ پی وصول کرکے اپنے آپ کو پریشانی سے اور دفتر کو مالی نقصان سے محفوظ رکھیں۔ (مینیجر)

انجمن احمدیہ گورداسپور کی اہم قراردادیں

انجمن احمدیہ گورداسپور کا ایک اجلاس زیر صدارت مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل امیر جماعت احمدیہ گورداسپور منعقد ہوا جس میں عبد المجید صاحب سکرٹری انجمن نصرت الاسلام گورداسپور کی چٹھی نمبر ۲۸ پیش ہو کر متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے

(۱) انجمن نصرت الاسلام کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ کسی احمدی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روکے۔ کیونکہ احمدی بفضل خدا مسلمان ہیں۔ اور کسی فرقہ یا قوم کا حق نہیں کہ انہیں اسلام سے خارج کرے۔ قبرستان کی زمین میونسپل کمیٹی کی دی ہوئی ہے۔ اور ہر مسلمان کہلانے والا اسکو استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے نیز ہم انجمن نصرت الاسلام کو مسلمانوں کی نمائندہ انجمن نہیں سمجھتے۔ اگر کسی شخص نے کسی احمدی میت کے دفن کرنے میں کوئی روک ڈالی۔ تو اس کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

(۲) اس کی نقل ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کمشنر صاحب بہادر لاہور سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور پنجاب گورنمنٹ اور پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی

(۳) انجمن نصرت الاسلام گورداسپور اور اخبارات کو بھی بھیجی جائیں۔ غلام احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل سکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ گورداسپور

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب کا نکاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی سے

قادیان ۸ رمئی۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب کا نکاح بعوض ۵ ہزار روپیہ مہر پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں بتایا کہ اسلام نے کیوں شادی کرنے پر زور دیا ہے۔ اور اس طرح کونسے مقصد کی تکمیل مدنظر رکھی ہے مفصل خطبہ انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائے گا۔

خطبہ کے بعد مجمع سمیت حضور نے دعا فرمائی۔ چونکہ مجمع بہت زیادہ تھا۔ اس لئے نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز کے زیر انتظام چھوہارے تقسیم کئے گئے ہم اس موقعہ پر پھر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب صاحب کی خدمت میں ساری جماعت کی طرف سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس تقریب کو جماعت احمدیہ اور اسلام اور تمام دنیا کے لئے مبارک کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کی مصداق بنائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

تقرر امیر جماعت احمدیہ کریم پور ضلع جالندھر کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۴ رمئی ۳۶ء سے ۳۰ راپریل ۳۸ء تک محمد عیسیٰ صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

درخواست ہائے دعا میرے والد مرزا فیض احمد صاحب بیمار رہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار سعید احمد بٹ) ۲۔ خاکسار ۱۱ رمئی کو ایک امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل گورنمنٹ کالج گجرات)

اعلان نکاح ۳ رمئی مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کارکن عملہ "الفضل" کا نکاح ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت منشی میر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ مہر پر جناب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب اس کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ (عبد اللہ پلیڈر۔ دھوری۔ پٹیالہ)

ڈسکہ کلاں (سیالکوٹ) کے احمدیوں پر احرار کے شدید مظالم

مقامی پولیس کی جنبہ داری اور احرار نوازی کے خلاف صدائے احتجاج

متواتر دو سال سے احراری ملاؤں۔ اور فیض الحسن آلو مہاری نے ڈسکہ کو اپنی منافرت انگیزیوں کا مرکز بنا رکھا ہے۔ اس عرصہ میں ان لوگوں نے ہر موقعہ اور ہر تقریب پر احمدیت اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف سراسر غلط اور بے بنیاد بہتانات لگا کر سادہ لوح اور جاہل مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کر کے اپنا اُلو سیدھا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ احمدیوں کو واجب القتل اور گردن زدنی قرار دیا۔ احمدیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے کی تلقین کی گئی۔ احمدیوں کو مار مار کر کچومر نکالنے کے لئے مشتعل کیا گیا۔ احمدیوں کے بزرگوں کے خلاف مغلظات بازاری اور سوقیانہ طرزِ خطابت سے کام لیا گیا۔ اور اختتام پر اپنے تنورِ شکم کی بھڑکتی ہوئی آگ کو چاندی کی چند ٹکلیوں سے بجھانے کے لئے منہ پھاڑ پھاڑ اور دامن پھیلا پھیلا کر گداگری کی گئی۔ ایسے تمام مواقعہ پر ڈسکہ پولیس کے ذمہ وار افسر بنفس نفیس تشریف لے جاتے۔ تمام تقریریں شروع سے آخر تک بڑے غور و خوض سے سنتے۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ محض اس خیال سے خاموش تھی۔ کہ حکومت کا یہ نمک خوار طبقہ جو ملک معظم کی رعایا کے جان و مال کی حفاظت، مظلوم کی امداد و حمایت اور ظالم کو کیفرِ کردار تک پہونچانے کیلئے ہے۔ اپنا فرض مذہبی سرانجام دے گا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

معلوم ہوتا ہے کہ اس دو سالہ کی مدت میں ان منافرت انگیز اور دل آزار تقاریر کا کوئی اس شکل میں حکام بالا تک نہیں پہونچایا گیا۔ بلکہ کمال بے اعتنائی سے کام لیتے ہوئے اپنے جانبدارانہ رویہ سے احرار کی پیٹھ ٹھونکی گئی۔ اور نتیجۃً جماعت احمدیہ ڈسکہ کے ساتھ ایسا سنگدلانہ رویہ رکھا گیا۔ جو اب ناقابل برداشت ہو چکا ہے ہمارے مقدس امام اور سلسلہ کی دیگر واجب الاحترام ہستیوں کے خلاف سربازار کھلے بندوں اور پبلک سٹیجوں پر ایسی ایسی بکواس کی گئی۔ جس کو سنکر ہمارا دل و جگر خون ہو گیا اور اگر یہ سب کچھ تحریر میں لایا جائے۔ تو یقیناً ہمالیہ سے راس کماری اور بلوچستان سے برما تک ہر احمدی کا خون کھولنے لگیگا ہماری اس خاموشی کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ کہ ہم بے غیرت ہیں۔ یا تھوڑے ہیں بلکہ ایک امن پسند اور امن خواہ جماعت کی حیثیت سے حتی المقدور درگزر سے کام لیا۔ لیکن افسوس کہ ہماری اس امن پسندی سے الٹا نتیجہ نکالا گیا۔ اور ہمیں دکھ پہ دکھ دیا گیا

احمدیوں کی انتہائی مظلومیت

چند ماہ پیشتر ڈسکہ کے اڈا پر ایک حجام سے ایک پولیس کے سپاہی نے حجامت کرائی۔ لیکن جب اس نے اپنی اُجرت کا مطالبہ کیا۔ تو کسی نے کہدیا۔ کہ یہ تو مرزائی ہے۔ اس پر وہ سپاہی جلال میں آگیا۔ اور مغلظات بازاری حسب معمول نہایت فراخدلی سے استعمال کرنی شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ احمدی حجام کو تھپیڑ اور گھونسے مارنے شروع کر دیئے اور دھکے مار کر اڈا سے باہر نکال دیا۔ اس سارے واقعہ کی اطلاع سب انسپکٹر صاحب کو دی گئی۔ لیکن اس نے سپاہی سے پوچھا تک نہیں۔ اور قطعاً کوئی کارروائی نہ کی۔

اس کے مقابلہ میں تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ ہو۔ چند دن کا ذکر ہے۔ کہ ڈسکہ کلاں میں سکھوں نے ایک تنور کو جو اُن کی زمین میں تھا۔ بعض ضروریات کی وجہ سے اٹھا دیا۔ اس پر احراری خود سب انسپکٹر کے پاس دوڑے دوڑے گئے۔ اور کہا۔ کہ احمدیوں نے سکھوں سے کہکر ہمارا تنور مسمار کرا دیا ہے۔ اور ہم اس قومی اور اسلامی ہتک کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ سب انسپکٹر صاحب آنِ واحد میں سپاہیوں کی ایک باوردی گارد کے ہمراہ موقعہ پر پہونچ گئے۔ اور کوشش شروع کر دی۔ کہ کسی طرح کوئی احمدی یا سکھ شکنجہ میں پھنس جائے لیکن چونکہ احمدیوں کا اس واقعہ سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ لہٰذا انہیں بصد حسرت و مایوسی بے نیل مرام واپس لوٹنا پڑا۔ قابل غور امر یہ ہے۔ کہ جب ایک شریف انسان کی شارع عام پر ایک پولیس کا سپاہی بے عزتی اور ہتک کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ تو محض اس لئے کہ وہ جماعت احمدیہ کا ایک فرد ہے۔ اس کی مظلومیت کی رپورٹ صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک شخص تنور اپنی زمین سے اٹھاتا ہے۔ تو احرار کے ایما پر پولیس کا تمام عملہ لاٹھیوں اور ہتھکڑیوں سے لیس ہو کر فوراً پہونچ جاتا ہے۔ اور سکھ معززین کے لئے بےجا اور ناجائز طور پر پریشانی اور اضطراب کا باعث بنتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ڈسکہ کلاں کے دو سکھ معززین جناب سردار اجیپال سنگھ صاحب رئیس ڈسکہ۔ اور جناب سردار جے سنگھ صاحب نے ٹاؤن کمیٹی کے انتخابات میں دو احراری امیدواروں کو زبردست شکست دی۔ چونکہ احمدیوں کی پوری پوری ہمدردی بھی ان امیدواروں کے ساتھ تھی۔ لہٰذا الیکشن کے دن انہیں اور احمدیوں کو نہایت بُری طرح تنگ کیا گیا۔

احمدیوں کی مظلومیت کے تازہ واقعات

اسی پر بس نہیں۔ بلکہ احمدی معززین کے بچوں کو احراری سربازار زد و کوب کرتے ہیں۔ مگر پولیس ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ چنانچہ جناب چودھری شکر اللہ خان صاحب عزیز رئیس اعظم ڈسکہ کے بچے عزیز مسعود نصر اللہ خان کو ایک احراری نے زد و کوب کیا۔ اس کے علاوہ رات کے ایک بجے تک احراری لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر جلوس کی صورت میں تمام شہر کی گشت کرتے رہے۔ اور ہر احمدی کے مکان کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو فحش سے فحش گالیاں دیتے۔ اور اشتعال انگیز نعرے لگاتے رہے

(۲)۔ میاں اللہ دتا صاحب تاجر چوب کے مکان پر ہر شب کو احراری لاٹھیوں۔ اور تلواروں سے مسلح ہو کر جاتے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف سخت بیہودہ کلامی اور فحش گوئی کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی جان و مال اور عزت و آبرو سخت خطرے میں ہے۔

(۳) محمد الدین صاحب کی دوکان پر اگر کوئی مسلم اور غیر مسلم آ کر بیٹھے۔ تو احراری لاٹھیوں سے مسلح ہو کر آ جاتے۔ اور مزاحم ہوتے ہیں۔ میاں [illegible] صاحب کی [illegible] رات کے وقت توڑ پھوڑ دی گئی۔ احمدیوں کی دوکانوں سے ہندو اور سکھوں تک کو چیز سودا خریدنے سے روکا جاتا ہے۔ احمدیوں پر گلی کوچوں اور بازاروں میں سے گذرتے وقت آوازے کسے جاتے ہیں۔ اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں توہین آمیز کلمات استعمال کئے جاتے ہیں اخلاق سوز پولیس کا کانسٹیبل تمام دن اخبار جا بجا لوگوں کو سُنا سُنا کر ہمارے خلاف مشتعل کرتا رہتا ہے۔ لیکن سب انسپکٹر صاحب پولیس ڈسکہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لہٰذا ہم ڈسکہ پولیس کے موجودہ ناپسندیدہ اور صریح جانبدارانہ رویہ کے متعلق حکام بالا سے عدل کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ توجہ فرمائیں۔ [illegible] احمدیوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا مناسب انتظام کریں۔

جماعت احمدیہ ڈسکہ کا احتجاجی جلسہ

مذکورہ بالا واقعات اور ۲۶ اپریل [illegible] کو ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب کے موقعہ پر ڈسکہ پولیس کی احرار نوازی سے متاثر ہو کر ۵ مئی [illegible] جماعت احمدیہ ڈسکہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیرِ صدارت جناب میاں محمد تقی صاحب سیکرٹری [illegible] ڈسکہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل [illegible] بالاتفاق پاس کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ ڈسکہ کا یہ غیر معمولی اجلاس ڈسکہ پولیس اور سب انسپکٹر پولیس ڈسکہ کے اس جانبدارانہ اور غیر منصفانہ رویے کو انتہائی غم و غصہ اور رنج و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس کے افسوسناک مظاہرات ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء کو ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ کی انتخابی مہم کے دوران میں نیز اس سے پہلے اور بعد میں ہوئے۔ اور حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ سب انسپکٹر مذکور کو فوراً یہاں سے تبدیل کیا جائے۔

(۲) جماعت احمدیہ ڈسکہ کا یہ اجتماع حکام بالا کو شیخ احسن الہ جاہری کی اس منافرت انگیز اور دل آزار تقریر کی جانب متوجہ کرتا ہے جس میں اس نے ڈسکہ کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانو اپنی تلواریں خوب تیز کر لو۔ اور مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھ دو۔ اور موقع پر حکومت کے خلاف بھی خوب زور شور سے چلا دو۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ایسی امن سوز منافرت انگیز اور باغیانہ تقریر کے بد اثرات کو دور کرنے کے لئے قانونی مشینری حرکت میں لائے۔ (یہ تقریر ۲۷ اپریل کی شب کو سب انسپکٹر کی موجودگی میں ہوئی تھی)

(۳) جماعت احمدیہ کا یہ شاندار اجتماع احراری والنٹیروں کے اس انسانیت سوز اور اشتعال انگیز رویے کو نہایت حقارت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ کہ وہ ہر شب لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر جلوس کی صورت میں ہمارے مکانات کے سامنے سے بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں ہتک آمیز کلمات اور اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے گذرتے ہیں۔

(۴) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرار دادوں کی نقول چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ اور روزنامہ "الفضل" قادیان کو بھیجی جائیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

جھنگ کے حسن عبد القادر کے ارتداد کی حقیقت

۲۸ اپریل کو مجھے ہندوستان کا ایک خط ملا جس میں تحریر تھا۔ کہ اخبار زمیندار مجریہ ۲۷ اپریل میں بحوالہ اخبار فتح ایک مضمون چھپا ہے جسکا عنوان جھنگ کے ایک مشہور قادیانی کا اسلام ہے۔ اس میں بعنوان انگار حسن عبد القادر کے احمدیت سے ارتداد کا ذکر کرتے ہوئے شرافت و انسانیت کی تمام حدود کو توڑ دیا ہے۔ اس کے متعلق اصل حالات حسب ذیل ہیں۔

حسن عبد القادر جو تجربہ کار رہنے والا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا بیوی فوت ہو جانے کی وجہ سے دوسری شادی کی فکر میں تھا۔ آخر ایک غیر احمدی کے ہاں تجویز ٹھہری۔ مگر قاضی شرعی جھنگ نے مادون نکاح خواں جو حکومت کی طرف سے مقرر ہے۔ کو عقد نکاح سے منع کر دیا۔ بناء بریں کہ احمدی مرد کا نکاح غیر احمدی عورت سے نہیں ہو سکتا۔ اس پر حسن عبد القادر نے مجھے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں قاضی کے سامنے جھوٹ موٹ احمدیت سے انکار کر دوں۔ اور شادی کر لینے کے بعد پھر اپنی احمدیت کا اعلان کر دوں گا۔ لیکن میں نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس واقعہ کے کچھ دن بعد قاضی شرعی نے اسے ارتداد کی تلقین کی۔ اور اس نے احمدیت سے انکار کر دیا۔ جب قاضی کی طرف سے بذریعہ مکتوب مجھے اس امر کی اطلاع ملی کہ حسن نے احمدیت سے انکار کر دیا ہے۔ تو میں نے حسن سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے صرف لڑکی لینے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس پر میں نے قاضی کو لکھا۔ آپ کا خط ملا جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ حسن عبد القادر نے احمدیت کو جھوٹا سمجھ کر اس سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ اور وہ احمدیہ عقائد سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے کیا آپ حلفیہ بیان کر سکتے ہیں کہ حسن نے عقائد احمدیہ کو غلط سمجھ کر ارتداد اختیار کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیوں اس اصلیت کو ظاہر نہیں کرتے۔ کہ عورت بیوی کی خاطر اس نے یہ کمزوری دکھائی ہے۔ اور آپ کے لئے اس شخص کا ارتداد قابل فخر نہیں ہو سکتا۔ شادی سے قبل حسن ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتا۔ اور جلسوں میں شریک ہوتا ہے۔ اور ہم نے اس کی بیعت نئے حال منظور نہیں کی۔

قاضی صاحب موصوف نے مجھے مناظرہ کا چیلنج بھی دیا تھا۔ مگر جب ہم نے منظور کر لیا۔ تو ایک ماہ کے قریب ہوتا ہے۔ خط کا جواب بھی نہیں دیا۔ ایک روز بالمشافہ میرے ساتھ دس پندرہ منٹ گ

ملک ہنگری کے تاریخی حالات

از چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی احمدی مجاہد مقیم بوڈاپسٹ کے قلم سے

(۱)

مملکت ہنگری کے تاریخی حالات معلوم کرنے میں بھی تقریباً وہی مشکلات پیش آتی ہیں۔ جو بعض اور ممالک کے حالات دریافت کرنے پر درپیش ہوتی ہیں۔ تیرھویں صدی عیسوی تک کے حالات قصے اور کہانیوں سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔ جس طرح ٹرائے کی جنگ کے وقت ہیمر شاعر نے جنگ کے حالات کو نظم اور گیت کے طور پر سنایا۔ اور آخر میں اس لمبی نظم کی کتاب بن گئی۔ جس کا نام "ایاز" تھا۔ اور دوسرا گیت جو جنگ کے بعد واپس آنے والے بہادروں کے متعلق تھا۔ اس کا نام "اوڈیسیہ" رکھا گیا۔ ان دونوں کتابوں سے تیرھویں صدی سے یونانیوں سے پیشتر کے حالات کا کچھ کچھ پتہ چلتا ہے۔ دیہات میں تو دلی واسطے کے اپنے اپنے بزرگوں کے گیت گائے جاتے تھے۔ پادریوں نے ان گیتوں کو کتابوں میں لکھ کر ساتھ ہی یہ ریمارکس بھی لکھ دیئے۔ کہ یہ گیت مبالغہ کے سوا کچھ نہیں۔ مگر بعض بعض کہانیاں تاریخی واقعات پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ جو واقعات تاریخی ثبوت رکھتے ہیں وہ تیسری صدی عیسوی کے بعد کے ہیں۔ اس سے پہلے حالات کا انحصار ایک کہانی پر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بحیرۂ اسود اور بحیرۂ کیسپین کے درمیانی علاقہ میں ایک جھیل تھی۔ جس کا نام "میوٹیس" تھا۔ اس کے کنارے ایک۔ قوی ہیکل شکاری نمرود رہتا تھا۔ اس کے دو لڑکے ہونر اور ماجر تھے۔ ایک دن یہ دونوں لڑکے مع ایک سو ساتھیوں کے شکار کو گئے۔ جنگل میں ایک خوبصورت ہرنی نظر آئی۔ بہت تیر چلائے۔ مگر سب خطا گئے۔ اس کے تعاقب میں کئی دن لگ گئے۔ جب شام ہو جاتی۔ تو ہرنی غائب ہو جاتی۔ اور صبح کے وقت پھر نظر آ جاتی اس طرح وہ اپنے وطن سے اس قدر دور نکل گئے۔ کہ ان کو واپس آنے کا رستہ بھول گیا۔ وہ ایک ایسی جگہ پہونچے جو نہایت ہی سرسبز باغات کا علاقہ تھا۔ اور وہاں خوبصورت عورتوں کا جتھا ناچ میں مشغول تھا۔ کہانی میں یوں لکھا ہے کہ وہ عورتیں بھی ایک سو دو تھیں۔ اور ہونر اور ماجر اور ان کے ساتھیوں نے ان سے زبردستی شادیاں کر لیں۔ ان عورتوں نے اسی جگہ مستقل طور پر رہنا پسند کیا۔ آخر یہ خاندان اتنا بڑھا۔ کہ بڑے بھائی ہونر نے مع اپنے ساتھیوں کے کسی اور سرسبز علاقہ کی تلاش ضروری سمجھی۔ اور وہ تیسری صدی عیسوی میں ملک ہنگری میں آ کر آباد ہو گیا۔ اس کی نسل سے اتیلا نامی بڑا طاقتور بادشاہ ہنگری کا ہوا۔ جس نے اردگرد کے علاقوں کو بھی فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ مگر مفتوحہ علاقہ کی رعایا اس سے ناخوش تھی۔ چند آدمیوں نے موقعہ پا کر ۴۵۳ء میں اس کو مار ڈالا۔ اور سلطنت کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ہونر کے خاندان کے کچھ افراد ماجر کی اولاد کے پاس واپس گئے۔ اور ہنگری کی سلطنت کا حال سنایا ماجر خاندان نے ۸۹۶ء میں ہنگری میں آ کر اپنا حق جتایا۔ کہ اتیلا کے بعد ماجر کا خاندان ہی ہنگری کا جائز وارث ہے۔ ماجر خاندان ۸۹۶ء میں ہنگری پر حکمران ہو گیا۔

عام تواریخوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہنگری کے لوگ تاتاری نسل کے ہیں۔ جو توران سے اٹھ کر کوہ یورال کی طرف آئے۔ اور اس کے امن میں رہنے والے لوگ جو فن اور اوگر کہلاتے تھے۔ ان کے ساتھ رہنے لگ گئے۔ مگر کھانے پینے کی چیزیں زیادہ آبادی کے لئے ناکافی تھیں۔ اس لئے فن قوم کے لوگ شمال مغرب کو بڑھے۔ اور فن لینڈ میں جا کر آباد ہو گئے۔ اور توران سے آنے والوں نے جنوب کا رخ کیا۔ اور ہنگری میں آ کر آباد ہو گئے۔ (باقی)

ایک وصیت میں تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۲۳۷ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ امام بیگ چھپا ہے۔ دراصل برکت بی بی بنت مرزا امام بیگ صاحب ہے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

...ہو کہ دو کو آپ کی گفتگو ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی معجزہ طلب کیا۔ میں نے اس سوال کے الفاظ کی وضاحت کرنے کے بعد اعجاز المسیح کی تحدی پیش کی۔ جس پر آپ نے کہا۔ کہ میں اس کو ضرور دیکھوں گا۔ یہ کتاب مجھے

مسٹر جناح کا انتخابی پروگرام ناقابل عمل ہے

سر محمد یامین خان صاحب ایم۔ ایل۔ اے کا بیان

میرٹھ ۵ مئی۔ سر محمد یامین خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے نے ایک ملاقات کے دوران میں نمائندہ ایسوشی ایٹڈ پریس کو مسلم لیگ کی پالیسی اور مسٹر جناح کی سرگرمیوں کے متعلق مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

میں مسٹر جناح کی تقریر کے ایک بہت بڑے حصہ یا مسٹر جناح کی اس پالیسی سے جو وہ مسلم لیگ کے لئے آئندہ انتخابی جنگ میں اختیار کرانا چاہتے ہیں۔ متفق نہیں ہوں۔ مسٹر جناح کا یہ پروگرام کہ تمام مسلمان ایک ہی ٹکٹ پر کونسلوں میں جائیں۔ اور وہاں اپنی علیحدہ پارٹی قائم کریں۔ اس کے بعد اشتراک عمل کی بناء پر جدید آئین کو چلانے کے لئے ہندوؤں کی جماعت سے گفت و شنید کریں۔ بالکل ناممکن العمل ہے۔ بظاہر یہ خیال اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس پر کبھی عمل نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ یہ مسلمان اقلیتوں اور ملک کی اجتماعی ترقی کے مفاد میں ممد ہو سکتا ہے۔

مسٹر جناح پہلے سے ہی سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ تمام مسلمان یقینی طور پر ایک اور صرف ایک ہی ٹکٹ پر مجالس وضع قوانین میں بھیجے جائیں گے۔ اور وہ تمام ان کے مجوزہ پارلیمنٹری بورڈ کے منتخب کردہ ہونگے۔ مسٹر جناح کی فہم و فراست کا احترام کرتے ہوئے میرا خیال ہے۔ کہ ان کے بعض مصاحبین نے انہیں یہ یقین کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ کہ ان کا ملک میں بہت بڑا اثر ہے۔ لیکن پارلیمنٹری بورڈ کی حیثیت اور اس کی نظر انتخاب خواہ کچھ بھی ہو۔ انتخابات کے نتائج سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ کہ مسٹر جناح کو جنت الحمقاء پر یقین دلانے کے لئے آمادہ کیا گیا تھا۔

میرے نزدیک جداگانہ طریق انتخاب مسلمانوں کے لئے صرف اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے جبکہ وہ ان قابل اور خدمت گزار نمائندوں کا انتخاب کریں۔ جو ملک کی بہتری میں کوشاں ہیں اور دوسری قومیں اپنے دوٹوں کی کثرت کی بنا پر ان کے انتخاب میں روک اور رکاوٹ نہ پیدا کر سکیں لیکن فرقہ وارانہ جذبہ کو اس حد سے آگے لیجانا ملک کے بہترین مفاد کے لئے نقصان رساں ہوگا۔ صوبجات متحدہ کے خاص حالات کے پیش نظر میں نہایت آسانی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان صوبجات میں ہندو اور مسلمان آپس میں نہایت محبت اور صلح و آشتی سے رہتے ہیں۔ اور اگر کبھی کوئی ناخوشگوار صورت حالات پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کی وجہ دوسرے صوبوں کے شورش پسند لوگوں کی شرانگیزی ہوتی رہی ہے۔ پس یہ بات ان صوبجات کے لئے فائدہ مند ہے۔ کہ مسلمان اور ہندو ایک ہی پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑے ہوں۔ اور کونسلوں میں جدید آئین کو کامیاب بنائیں۔ اور ان معاملات میں جن کا تعلق تمام صوبہ کی بہتری کے لئے ہو۔ اور جن میں تمام قوموں کا مجموعی مفاد مضمر ہو۔ اپنے مذہبی اختلافات کو نظر انداز کر دیں۔ اور کونسلوں کے اندر آپس میں نہ جھگڑیں۔

اگر انتخاب کامل طور پر فرقہ وارانہ بنا پر ہوئے یا بالفاظ دیگر مسلم لیگ نے اپنے امیدوار کھڑے کر دیئے۔ تو اس سے شہری اور دیہات میں بلا وجہ ہنگامہ پیدا ہو جائے گا۔ جس کا نتیجہ شاید کشیدگی فسادات اور خونریزی ہوگا۔ اس صورت حالات سے بچنے کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں کی متحدہ پارٹیوں کو انتخابی مہم میں شریک ہونا چاہئے۔ اپنی اپنی قوم کو رواداری کی تلقین کرنی چاہئے۔ اور صوبوں کی سیاسی معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے لئے دوسری قوموں کی امداد کا انہیں یقین دلانا چاہئے۔

ایسی متحدہ جماعتیں جو انتخابات کی مہم میں شریک ہوں گی۔ شروع سے ہی خوشگوار جذبات پیدا کرنے کا موجب ہوں گی۔ کیونکہ وہ فرقہ وارانہ جذبات پیدا کرنے کی بجائے حب الوطنی کے جذبات پیدا کرینگی۔

یہ بمبئی کے حالات سے جہاں ممکن ہے مسٹر جناح کی پالیسی کامیاب ہو جائے واقف نہیں ہوں۔ لیکن اگر وہ دوسرے صوبوں میں اصول فرقہ داری اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ جماعتیں قائم کرنے کے طریق کو رائج کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔ تو ان کا یہ اقدام مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہوگا۔ اور اس سے ملک کی ترقی اور استحکام کو بھی نقصان پہنچیگا۔

افسوس کی بات ہے۔ کہ وہ مسلمان جو آج سے دو تین سال قبل مخلوط انتخاب کے حامی تھے۔ اب اس کھوئے ہوئے اعتماد کو جو پہلے ان پر ان کی قوم کو تھا۔ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے بڑے سے بڑے فرقہ پرست بننے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں مسلمانوں اور ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے ملکر کام کریں۔ اپنے اختلافات کو بھلا دیں اور جداگانہ انتخاب کو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، صرف اپنے بہترین امیدوار کونسلوں میں بھیجنے کے لئے استعمال میں لائیں۔ اور جو یہ فرقہ پرستی کو اس سے آگے نہ لے جائیں مذہبی احساسات نہیں۔ بلکہ مشترکہ مفادات ہی لوگوں کو خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ متحد کر سکتے ہیں۔ ایک زمیندار کو خواہ وہ مسلمان ہو یا ہندو دوسرے زمینداروں سے اتحاد کرنا پڑے گا۔ اور مختلف مذاہب کے سوشلسٹ آپس میں اتحاد کریں گے لیکن یہ خیال کرنا ہرگز قرین عقل و دانش نہیں کہ ایک سوشلسٹ جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کونسل میں جائیگا۔ ایک رجعت پسند زمیندار سے جو اسی ٹکٹ پر کونسل میں نشست حاصل کرے گا۔ تعاون کر سکیگا۔

مسٹر جناح کی اس امنگ آمیز سکیم میں ایک اور صریح نقص یہ بھی ہے۔ کہ وہ پہلے سے یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ انہیں ہر صوبہ میں کوئی نہ کوئی ایسا شخص مل جائے گا۔ جس کی باتیں لوگ کورانہ تقلید کرنے کے لئے تیار ہوں گے بمبئی مسلم لیگ نے ممکن ہے۔ مسٹر جناح کو ڈکٹیٹر بنا دیا ہو لیکن انہیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے۔ کہ مسلمان فطری طور پر اور تعلیم کے لحاظ سے جمہوریت پسند قوم ہے۔ اور یہ بات نہایت مشکل ہے۔ کہ ہر صوبہ میں کوئی ایسا آدمی حاصل کیا جا سکے۔ جس کے سامنے ہر شخص اپنے ارادہ اور ادراک سے دستبردار ہو کر اس کے جاری کردہ احکام پر چلے۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں گورنمنٹ کونسلر کی حیثیت میں

ایسوشی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر ایف ای جیمز نے یورپین ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس میں جو فری میسن ہال مدراس میں کرنل ہگسٹن کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ موجودہ لیجسلیٹو اسمبلی کی مختلف پارٹیوں مثلاً کانگریس پارٹی۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی وغیرہ کے اصول اور ان کی مختلف شخصیتوں کے متعلق نہایت مبسوط تبصرہ کیا۔ ممبر فار انڈسٹریز، ہوم ممبر اور فنانس ممبر کے متعلق تبصرہ کرنے کے بعد آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق کہا۔

سر محمد ظفر اللہ خاں ممبر ریلویز کابینہ کے سب سے نوعمر ممبر ہیں۔ ان کے چہرہ پر کبھی گھبراہٹ کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ ان کی ہر بات اپنے اندر منطقی انداز رکھتی ہے۔ اور یقیناً انہوں نے نہایت گہرا اثر پیدا کر لیا ہے۔

زمیندارہ کام کی نگرانی کے لئے ایک تعلیمیافتہ ملازم کی ضرورت

سندھ میں ایک ایسے تعلیم یافتہ آدمی کی ضرورت ہے۔ جو مزارعین یا خود کاشت کرده کام کی نگرانی کر سکے۔ چالیس روپے ماہوار تنخواہ اور چوبیس من سالانہ غلہ دیا جائے گا۔ دو روپے سالانہ ترقی پچاس روپے ماہوار تک دی جائے گی۔ اور خاص طور پر کام اچھا ہونے کی صورت میں پچاس سے زیادہ بھی ترقی کا امکان ہے۔ زراعت کی کوئی کلاس پاس۔ گرداور قانونگو یا نہری تجربہ رکھنے والے اور زمیندار پیشہ کو ترجیح دیجائیگی۔ چونکہ افسروں اور مزارعوں وغیرہ سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے وہی احباب درخواست دیں۔ جو اس کام کے اہل ہوں۔ درخواستیں مندرجہ ذیل ... [illegible] (معرفت مینیجر الفضل قادیان)

احرار + مسٹر جناح + ہندو - اور سر فضل حسین

اختلاف رائے گناہ نہیں۔ لیکن جب کسی اختلاف کی بنا پر ان مسلمہ اصول انصاف کی طرف سے آنکھیں بند کر لے تو دل کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اپنی ایک قریبی اشاعت میں عرض کر چکے ہیں۔ کہ احرار نے اتحاد پارٹی کی مخالفت کے جوش میں اصول انصاف سے انحراف میں تامل نہیں کیا۔

میاں سر فضل حسین نے اتحاد پارٹی کی از سر نو تنظیم کی۔ اس پارٹی کے دروازے سب کے لئے کھلے رکھے۔ ہر طبقہ اور ہر گروہ کے لئے اس میں شامل ہونے کا موقع بہم پہنچایا۔ پارٹی کے پروگرام میں صوبے کی تعمیری ضروریات کی تکمیل کا بہتر سے بہتر بندوبست کیا۔ لیکن احرار کی نظروں میں سر فضل حسین کی مغضوبیت کم نہ ہوئی صاحب ممدوح پر اور ان کی پارٹی پر احرار کی طرف سے لایعنی طعن و تشنیع کی خدنگ باری حسب دستور جاری رہی۔ اسی دوران میں راجہ نرندر ناتھ صاحب نے ایک ہندو پارٹی بنائی اور میاں سر فضل حسین ہی کے تعمیری پروگرام کی زیادہ تر شقیں اس نئی ہندو پارٹی کے پروگرام میں شامل کر دیں۔ احرار بے تاب سے قرار ہو کر اس ہندو پارٹی کے خیر مقدم اور راجا نرندر ناتھ کی تعریف و ستائش کے لئے وقف ہو گئے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ لیاقت، قابلیت، تجربہ اور اصول پرستی کے اعتبار سے راجہ صاحب میاں سر فضل حسین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر میاں صاحب کے خلاف اس وجہ سے حکومت پرستی کا الزام لگانا جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ گذشتہ پندرہ برس میں حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے تو راجہ نرندر ناتھ میاں صاحب کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ حکومت پرست ہیں۔ اگر ملک و قوم کی وسیع خدمات کو پیش نظر رکھا جائے۔ تو راجہ صاحب کو میاں صاحب کے مقابلے میں لاتے ہوئے بھی انسان کو سو مرتبہ تامل ہوتا ہے۔ اگر اتحاد پارٹی اور راجہ صاحب کی ہندو پارٹی کے گذشتہ اعمال کو سامنے لایا جائے تو ہر شخص کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ اتحاد پارٹی اپنے دائرہ عمل کی محدودیت کے باوجود سینکڑوں ایسے کام کر سکی۔ جو صوبے کے بہترین مفاد کے مطابق تھے۔ اور راجہ نرندر ناتھ کے رفقاء کا امتیازی کارنامہ یہ ہے۔ کہ وہ ہر مفید اصلاحی تحریک کے مخالف رہے۔ غربا نوازی کے ہر اقدام کے مقابلے میں چٹانیں بن کر کھڑے ہوتے رہے۔ لیکن احرار نے ان حقائق کا خیال نہ کیا۔ اور راجا صاحب کی مدح و ستائش میں قصیدے لکھنے شروع کر دئے۔ بار بار تعجب ہوتا ہے کہ کیا راجہ صاحب کی رجعت پسندی، سرمایہ پرستی، غربا کے جائز مفاد کی مخالفت اور شدید ہندو نوازی نے احرار کو اس تعریف و ستائش کے لئے بے تاب کیا۔

بالکل یہی حالت ہندوؤں کی ہے۔ وہ میاں سر فضل حسین پر الزام لگا رہے ہیں کہ میاں صاحب فرقہ پرست ہیں۔ ہمیشہ فرقہ پرستی کو تقویت پہنچانے کے لئے مساعی رہے ہیں۔ لیکن اس کے سامنے محکم حقائق پیش کر کے ثابت کیا جا چکا ہے کہ میاں صاحب نے اپنے دور اقتدار میں محض یہ کیا کہ اپنی توجہ تمام فرقوں کے جائز حقوق کی طرف یکساں منعطف رکھی۔ انہوں نے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ یا لالہ منوہر لال کی طرح مسلمانوں کو نظم و نسق کے مختلف شعبہ جات سے خارج رکھنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ انہیں بھی ان کا جائز حصہ دلانے کا خیال رکھا۔ اور مختلف محکموں کے اعداد و شمار کے ملاحظہ سے آشکارا ہو سکتا ہے کہ ابھی تک مسلمانوں کو ان کا حصہ پورا نہیں ملا۔ لیکن ہندو میاں سر فضل حسین کے خلاف الزامات عاید کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس احرار کی تعریف کر رہے ہیں۔ حالانکہ میاں صاحب کی پارٹی کے خلاف احرار کا ایک بڑا الزام یہ ہے کہ میاں صاحب مسلمانوں کو ان کے پورے حقوق نہ دلا سکے۔ پھر اگر میاں صاحب فرقہ پرست ہیں تو احرار بدرجہ اولیٰ فرقہ پرست ہیں لیکن یہ کیا بات ہے کہ ہندوؤں کو احرار پسند ہیں اور میاں صاحب کی مخالفت ان کے نزدیک ہندو نقطہ نگاہ سے ضروری ہے؟ ہندو احرار کی طرف سے یہ اعلان نہیں کرا سکتے کہ میاں سر فضل حسین نے مسلمانوں کے لئے جو کچھ کیا وہ ان کے حق سے زائد تھا۔ اس لئے ناواجب تھا۔ پھر احرار کی محبوبیت کس بنیاد پر قائم ہے؟ اگر میاں صاحب بہ حالات موجودہ جداگانہ انتخاب کو ضروری سمجھتے ہیں یا کسی نئے سمجھوتے کے بغیر فرقہ وارانہ فیصلے کو رد کر دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر میاں صاحب قانون انتقال اراضی کو ضروری سمجھتے ہیں تو احرار بھی ہمیشہ اسے ضروری سمجھتے رہتے ہیں۔ اور آج بھی اس کی مخالفت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر میاں صاحب دیہاتی قرضے کی تخفیف کے لئے مناسب جد و جہد ضروری سمجھتے ہیں تو احرار بھی دیہاتی قرضے کی تخفیف کے حامی ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ ہندو احرار کی تعریفیں چھاپ رہے ہیں۔ اور میاں صاحب کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اگر میاں صاحب کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ تو احرار بھی مسلمان ہیں اور ان کی طرف سے یہ اعلان نہیں کرایا جا سکتا کہ وہ مسلمانوں کے جائز حقوق کی محافظت کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر وہ کونسی خصوصیت ہے جس کی بنا پر احرار محبوب ہیں اور میاں سر فضل حسین معتوب؟

سب سے آخر میں مسٹر جناح آتے ہیں صاحب موصوف کی پوزیشن بھی اصولاً احرار کی پوزیشن اور میاں صاحب کی پوزیشن سے مختلف نہیں۔ صرف ایک اختلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسٹر جناح خالص فرقہ وار پارٹی بنانے کے آرزومند ہیں، اور میاں صاحب کی رائے یہ ہے۔ کہ تعمیری کام کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ فرقہ وار پارٹی بنانا مفید نہیں، بلا شبہ بہ حالات موجودہ فرقہ وار انتخاب ضروری ہے۔ تاکہ ہر قوم کو اپنے مرضی کے نمائندے منتخب کرنے کا موقع مل جائے۔ یا کسی کو یہ شکوہ نہ رہے کہ دوسرے کے ووٹوں پر دوسری قوم اثر انداز ہوئی۔ لیکن اندر جا کر جو کام کرنا ہے اگر وہ صوبے کی عام ضروریات پر حاوی ہو۔ تو مشترکہ پارٹی بنائی جا سکتی ہے۔ فرقہ وار انتخاب کے باوجود مشترکہ پارٹی بن سکتی ہے۔ لیکن آپ حیران ہونگے کہ اس باب میں میاں سر فضل حسین ہندوؤں کے نقطہ نگاہ سے قریب تر ہوتے کے باوجود ان کی نظروں میں محبوب نہیں ہیں اور مسٹر جناح عملی نقطہ نگاہ سے ہندوؤں کے پیش کردہ اصول اشتراک سے زیادہ سے زیادہ انحراف کے باوجود ان کے نزدیک زیادہ سے زیادہ محبوب ہیں۔ سیاسیات پنجاب کے یہ وہ نقشے ہیں۔ جنہیں کوئی شخص بقول خواجہ حافظ حکمت کے ذریعہ سے حل نہیں کر سکتا۔ ہماری سمجھ میں تو اس کے سوا کچھ نہیں آتا۔ کہ احرار و ہندو دونوں کی یہ ہنگامہ آرائی کسی اعلیٰ غرض پر مبنی نہیں۔ بلکہ سب کو میاں سر فضل حسین کی پارٹی کی قوت کا خوف ہے۔ اس پارٹی کو گزند پہنچانے کے جوش میں ہر جماعت اصول سے انحراف کر رہی ہے۔ احرار کو اگر یہ نظر آتا ہے کہ راجا نرندر ناتھ کے ذریعہ سے میاں سر فضل حسین کی مخالفت موثر بن جائے گی۔ تو انہیں راجا صاحب کی تعریف میں تامل نہیں۔ اور ہندوؤں کو اگر یہ نظر آتا ہے کہ احرار اور مسٹر جناح کے ذریعہ سے مسلمانوں میں انتشار ڈال کر اتحاد پارٹی کے مقاصد کو ضرر پہنچایا جا سکتا ہے۔ تو انہیں احرار اور مسٹر جناح کی تعریف میں تامل نہیں۔ اگرچہ ہندو، احرار اور مسٹر جناح تینوں جانتے ہیں کہ ان کی باہمی تعریف ان کے مسلمہ و اعلان کردہ اصول کے بالکل منافی اور بالکل خلاف ہے۔ جو پارٹیاں مناصب پر پہنچنے کے لئے ان افسوسناک کارروائیوں میں متامل نہیں ہیں۔ ان سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ملک و قوم کی کوئی قابل ذکر خدمت انجام دے سکیں گی۔

(انقلاب ۶ مئی)

ایک تعلیم یافتہ نو احمدی کو ملازمت کی ضرورت

ایک مخلص احمدی دوست جو قبل ازیں ملٹری محکمہ میں متواتر نو سال تک کلرک رہ چکے ہیں انگریزی تعلیم انٹرنس تک ہے۔ اور عربی فارسی۔ اور گورمکھی وغیرہ زبانوں سے بھی واقف ہیں۔ موٹر ڈرائیوری کا کام بھی جانتے ہیں۔ عمر چالیس سال مگر صحت اچھی ہے۔ تھوڑے عرصہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ بوجہ مخالفت کاروبار پر برا اثر پڑا ہے۔ اور چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی دوست ان کے لئے مناسب روزگار مہیا کرنے کی کوشش فرمائیں خواہ دفتری کام ہو۔ اور خواہ موٹر ڈرائیوری کا۔ امید ہے۔ دوست ان کی اس معاملہ میں امداد فرما کر شکریہ کا موقع دینگے۔ اس بارہ میں نظارت ہذا سے خط و کتابت کی جائے۔

(ناظر امور عامہ)

زیادہ سفر کرنے والوں کو ایک تجربہ کار کا مشورہ

میں اس وقت تک ڈیڑھ درجن کے قریب سٹار ہوزری کی جرابیں خود پہن چکا ہوں۔ مجھے اس میں اس وقت تک شکایت نہیں ہے البتہ میں نے اپنے تجربہ کی بنا پر عام بازاری جرابوں سے جو اس سے پہلے پہنتا رہا ہوں مضبوط اور دیرپا پایا ہے بوجہ اپنی ڈیوٹی کے جو کہ کم از کم آٹھ گھنٹہ میں سے چھ گھنٹہ چلنا پھرنا پڑتا مجھے تجربہ ہوا ہے کہ ان جرابوں کی مرمت بیس دن سے پہلے کبھی نہیں کرنی پڑی۔ اور ڈیڑھ اور دو ماہ سے پہلے وہ کبھی بے کار ثابت نہیں ہوئیں۔

(فضل الدین اوورسیر رزمک)

ہسٹیریا کا مکمل علاج

رئیس الاطباء طبیب حاذق علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی ایل ایچ ایم ایس میڈیکل سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں از بس مفید ہیں۔ فی شیشی للعہ ملنے کا پتہ:-

مینیجر ایسٹ اینڈ ویسٹ میڈیسن کمپنی جوہر بلڈنگ کٹڑہ شیر سنگھ کہنہ امرتسر

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو یا تخمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑھے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر سمٹ ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا ہے۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجیے اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپیہ (سے ر)

اکسیر ذیابطیس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے جسکی وجہ سے خواہ کیسی عمدہ غذائیں کھائیں۔ سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابطیس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابطیس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ (سے ر)

نوٹ:- فہرست دواخانہ مفت منگا لیجیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ حکیم ثابت علی رعالم مثنوی مولانا روم المحمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ضرورت نقیب

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو ایک نقیب مسجد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۹؍ روپیہ ماہوار۔ اس کے علاوہ لوکل فنڈ کے لئے جو اکٹھا ہوگا۔ اس میں سے نصف حصہ جو تقریباً -/۲ روپیہ ماہوار کا ہوتا ہے۔ دیا جائیگا۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں دیں مولوی غلام نبی صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ اگر نقیب مسجد اخبار الفضل کی ایجنسی کا انتظام کر سکے۔ تو تقریباً مبلغ -/۵ روپیہ ماہوار ایجنسی کی آمد ہو سکتی ہے۔

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیل حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے موٹے بڑے پر آٹے کی پہلی کا میاب چکی جو ہمارے زیر نگرانی اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مشہور آفاق آہنی رہٹ بلو پیزنگ کے بیلنے رہٹ۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام روغن پچھے اور چیلاوں کی مشینیں۔ ادویات۔ آڑھتی و گھریلو مشینری منگانے کے لئے باتصویر فہرست مفت طلب کیجیے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا صحیح پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینیئرز بٹالہ پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۶ مئی۔ دارالعوام نے شہنشاہ انگلستان ایڈورڈ ہشتم کے ذاتی اخراجات کے لئے چالیس ہزار پونڈ کی سالانہ رقم کو منظور کر لیا ہے۔ ہونے والی ملکہ کے اخراجات میں تخفیف کی تحریک گر گئی۔

شملہ ۷ مئی حکومت ہند کو ادیس آبابا سے سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے۔ کہ اس وقت تک ادیس آبابا میں مقیم ہندوستانی بخیر و عافیت ہیں۔

ناگپور ۷ مئی۔ اس جگہ یہ افواہ گرم ہے کہ ڈاکٹر امبید کار نے گاندھی جی کے ساتھ دوران گفتگو میں وعدہ کیا۔ کہ میں دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک تبدیلی مذہب کے سلسلہ میں کسی قسم کا اقدام نہ کروں گا۔

بیت المقدس ۷ مئی حکومت نے عرب میونسپل کونسلر حسن صدقی اور ایک عرب لیڈر کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام عاید کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے دستخطوں سے ایک اعلان شائع کیا۔ جس میں عربوں کو ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دینے کی تلقین کی۔

ادیس آبابا ۷ مئی۔ چار روز سے ادیس آبابا میں لوٹ مار کا بازار گرم ہے گذشتہ شب بھی تجارتی بازاروں میں دوکانیں لوٹی گئیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان چار دنوں میں ۵۰۰ حبشی مارے گئے ہیں۔

سنکنگ ۷ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بیرونی منگولیا کی سرحد پر پانچ ہزار سپاہیوں نے حملہ کیا۔ اشتراکی فوجوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور جاپانیوں کو زبردست شکست دی۔ اس لڑائی میں ڈیڑھ ہزار جاپانی ہلاک ہوئے۔ معلوم ہوا ہے حکومت مانچوکو نے اس شکست کے الزام میں متعدد فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کو کورٹ مارشل کر کے گولی سے اڑا دیا گیا۔

لنڈن ۷ مئی۔ دارالعوام میں ایک رکن نے تقریر کرتے ہوئے جنگ حبشہ کے متعلق حکومت برطانیہ کی حکمت عملی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ جنگ حبشہ اور اس کے نتائج و عواقب کی تمام ذمہ داری حکومت برطانیہ پر عاید ہوتی ہے۔ اس نے تعزیرات کو زیادہ سخت کرنے اور اطالیہ کو تیل اور دیگر اشیا بھیجنے سے بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ نے جوابی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سب سے موثر تعزیری کارروائی یہ ہو سکتی تھی۔ کہ اطالیہ پر نہر سوئیز کا استعمال بند کر دیا جاتا۔ لیکن اس کے لئے فوجی کارروائی لازمی تھی۔ جس کا جنگ پر منتج ہونا لابدی تھا۔

کلکتہ ۷ مئی۔ مالکان کارخانہ اور ریلوے کے مزدوروں کے فساد کے سلسلہ میں جو کل ہوا تھا ایک سو چودہ مزدور گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

ماسکو ۷ مئی۔ برطانیہ نے جو تجاویز اینگلو روس معاہدہ کے متعلق پیش کی تھیں انہیں حکومت سوویٹ روس نے منظور کر لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ان تجاویز کا مفاد یہ تھا کہ ایک دوسرے کو تمام واقعات اور حالات کے متعلق باخبر رکھنے کے علاوہ تعمیری پروگرام سے بھی باخبر رکھا جائے اور آئندہ تعمیر ہونے والے جنگی جہازوں کے متعلق خاص پابندیاں ہوں۔

ادیس آبابا ۷ مئی۔ شہر پر اطالویوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے جس سے فضا میں قدرے سکون پیدا ہو گیا ہے حبشہ میں سخت بارش شروع ہے۔ لیکن اس کے باوجود جرنیل گریزیانی اپنی فوجوں سمیت پوری سرعت سے ادیس آبابا کی طرف بڑھ رہا ہے

باربرا ۷ مئی۔ برطانوی قونصل جنرل متعینہ ہرار نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ افواہ بڑے زور شور سے پھیل رہی ہے۔ کہ اطالوی فوج کل جیجیگا میں داخل ہو گئیں۔

شملہ ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندوستانی تاجروں کا ایک وفد جاپان جائے۔ تاکہ جاپان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدے کی تجدید کی جائے۔ حکومت جاپان کی یہ خواہش ہے کہ گفت و شنید اس کے قونصل جنرل کے ذریعہ کی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کو وفد بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بلکہ ان کے نمائندے آپس میں گفت و شنید کر کے موجودہ معاہدہ میں مناسب ترمیم کر لیں گے۔

شملہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ اگر فیروز خان نون ہائی کمشنر فار انڈیا مقرر ہو کر چلے گئے۔ تو میاں سر فضل حسین سے درخواست کی جائے گی۔ کہ اگر ان کی صحت اجازت دے تو عارضی طور پر قلمدان وزارت سنبھال لیں۔

نیویارک ۷ مئی۔ روزنامہ "نیویارک ٹائمز" نے حکومت حبشہ کے زوال پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں ظاہر کیا ہے کہ حکومت حبشہ کی تباہی نے حکومت برطانیہ کی انتہائی ذلت کے اسباب فراہم کر دیئے۔ مزید لکھا ہے۔ کہ دنیا کو اس وقت بے حد شرم محسوس کرنی چاہیئے کیونکہ تخرہ انسانیت کے پرخچے فضائے آسمانی میں اڑ چکے ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ زیادہ موثر تدابیر سوچی جائیں۔

روما ۷ مئی۔ ایک اطالوی اخبار نے ترکیہ کے مطالبات اسلحہ بندی پر لکھا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ترکیہ موجودہ خلفشار سے خوفزدہ ہے اور یہ واقعہ ہے۔ کہ بحیرہ روم کی حکومتوں میں اگر جنگ ہو جائے۔ تو ترکیہ کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ اور اس وقت ہزارہا احتمالات اس کے دل میں ہیں۔ اس لئے وہ مجبور ہے۔ کہ دردانیال کو مسلح کرے۔

ادیس آبابا ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ حبشہ نے ادیس آبابا چھوڑنے سے قبل ایک دردناک اپیل اقوام عالم کے نام کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے آخری دم تک وطن کی حفاظت کی لیکن دشمن کے مقابلہ اور مدافعت میں ناکام رہا۔ یورپ کی سلطنتوں نے جو سلوک مجھ سے اور میرے ملک سے کیا ہے میں اسے کبھی بھول نہیں سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ حبشہ کی طرح یورپ بھی بہت جلد تباہ ہو جائیگا

روما ۷ مئی۔ اطالیہ نے اس افواہ کی تردید کر دی ہے۔ کہ اطالیہ حبشہ میں کسی غدار سردار کو بادشاہ مقرر کرے گا۔ البتہ بعض حبشیوں کو گورنر بنا دیا جائے گا۔ جن میں ایک مشہور غدار راس گگسا بھی ہے۔

شملہ ۷ مئی "یونائیٹڈ پریس" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ معاہدہ اوٹاوہ کی تنسیخ کے متعلق عنقریب نوٹس دیا جانے والا ہے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے پہلی مرتبہ کل ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں شمولیت کی۔ چنانچہ اس اجلاس میں اس قسم کے نوٹس دینے کے متعلق بحث کی گئی تھی

کوپن ہیگن ۷ مئی۔ ناروے فنلینڈ سویڈن۔ ڈنمارک اور ہالینڈ کی خارجی نمائندوں کے مندوبین کا ایک اجلاس ۹ مئی کو بمقام جنیوا منعقد ہوگا جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ آیا ہمیں مجلس اقوام کی رکنیت سے مستعفی ہو جانا چاہیئے یا نہیں۔

امرت سر ۷ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۳/۴ ۱ پائی نخود حاضر ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۵ ۳ روپیہ ۹ آنے چاندی دیسی ۱۰ روپے ہے۔

کراچی ۷ مئی۔ دادو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں قلیوں کے مکانوں میں آگ لگ گئی۔ تیس ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ۲۵ بھیڑیں جل گئیں۔ دو عورتیں جھلس گئیں۔

روما ۷ مئی۔ بادشاہ اطالیہ نے فتح حبشہ کی خوشی میں مسولینی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مسولینی کو ایک بہت بڑا تمغہ دیا۔

استنبول ۷ مئی۔ ترکی اخبار "جمہوریت" شام اور فرانس کے مسئلہ پر اپنے ایک مقالہ میں لکھتا ہے کہ اسکندرونہ وہ علاقہ ہے جس میں ترکی قوم بھی آباد ہے۔ جب شام ترکی حکومت کے ماتحت تھا۔ تو یہاں کے لوگ بڑے ہی وفادار اور جان نثار تھے۔ اب اس وقت جبکہ شام ایک اجنبی حکومت کے ہاتھ میں ہے دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسکندرونہ کے علاقہ کا کیا فیصلہ ہوتا ہے

ٹوکیو ۷ مئی۔ ایک جاپانی اخبار نے روسی سفارت خانہ پر جاسوسی کا الزام عاید کیا ہے اس اخبار کا بیان ہے کہ جاپان کے طول و عرض میں روسی جاسوس پھیلے ہوئے ہیں تاکہ جاپان کے اندرونی حالات معلوم کر کے حکومت کو آگاہ کر سکیں۔ جاسوسی کے الزام میں متعدد روسی آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امرت سر ۷ مئی "زمیندار" ۶ مئی رقمطراز ہے کہ امرت سر میں احرار اور نیلی پوشوں کے ناخوشگوار تعلقات کی وجہ سے احرار پولیس کے زیر سایہ انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔

بمبئی ۷ مئی بمبئی کارپوریشن میں آج مسٹر سندر داس مرارجی نے ایک قرارداد پیش کی کہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی